

21617- "بَنِيكَ اللَّهُمَّ بَنِيكَ" کا معنی اور اس سے کیا مراد ہے؟

سوال

"بَنِيكَ اللَّهُمَّ بَنِيكَ... بَنِيكَ لَا شَرِيكَ لَكَ بَنِيكَ... إِنَّ النُّجُودَ وَالنَّعْمَةَ لَكَ وَالْمَلَكُ لَا شَرِيكَ لَكَ" حجاج اور معتمرین تبلیغہ کستے ہوئے ان الفاظ کو دہراتے ہیں، تو اس کا معنی کیا ہے اور اس کا فائدہ بھی بتلائیں؟

پسندیدہ جواب

حج چونکہ شعائر توحید ہے اس لیے جس وقت سے انسان حج کی ابتدا کرتا ہے اسی لمحے سے نعرہ توحید بلند کرنا شروع کر دیتا ہے، جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا طریقہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: "نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے [نعرہ] توحید کے ساتھ تبلیغہ کتنا شروع کیا: (بَنِيكَ اللَّهُمَّ بَنِيكَ... بَنِيكَ لَا شَرِيكَ لَكَ بَنِيكَ... إِنَّ النُّجُودَ وَالنَّعْمَةَ لَكَ وَالْمَلَكُ لَا شَرِيكَ لَكَ) "مسلم

انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تبلیغہ کتنے کے انداز کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بَنِيكَ عُزْرَةٌ لَأَرْيَاءَ فِيمَا وَلَا تُسْمَعَةُ" [يا اللہ! میں عمرے کیلئے حاضر ہوں جس میں کوئی ریاکاری یا شہرت کا شائبہ نہیں ہے])

اس طرح سے تبلیغہ میں حاجی کے دل کی عقیدہ توحید اور اخلاص پر تربیت کی گئی ہے۔

کیونکہ ایک حاجی اپنا حج عقیدہ توحید سے شروع کرتا ہے اور عقیدہ توحید پر مشتمل ہی تبلیغہ کتنا ہے، بلکہ حج کے دیگر اعمال کرتے ہوئے چلتے پھرتے بھی عقیدہ توحید گننا ہے۔

تبلیغہ میں متعدد مفاہیم جاگزیں ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں:

1- "بَنِيكَ اللَّهُمَّ بَنِيكَ" کا مطلب ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے سامنے بار بار حاضر ہوں، "بَنِيكَ" کا لفظ تکرار کے ساتھ یہ واضح کرنے کے لیے ہے کہ اللہ کے سامنے حاضری ہمیشہ اور مسلسل ہوگی۔

2- "بَنِيكَ اللَّهُمَّ بَنِيكَ" یعنی میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت گزار میں آنے کے بعد بھی مزید اطاعت گزاری کیلئے تیار ہوں۔

3- تبلیغہ کا لفظ عربی زبان میں "نَبَّ بِالْمَكَانِ" سے ماخوذ ہے اور یہ اس وقت بولا جاتا ہے جب کوئی کسی جگہ پر ٹھہرے تو وہیں کا ہو جائے، تو اس اعتبار سے معنی یہ ہوگا کہ: اے اللہ! میری تیری اطاعت پر قائم ہوں اور اسی پر دائم رہوں گا، چنانچہ تبلیغہ میں اللہ کی بندگی پر قیام اور پھر اسی پر گامزن رہنے کا عزم ہے۔

4- تبلیغہ کا ایک معنی یہ بھی ہے کہ: یا اللہ! میں تجھ سے بڑھ چڑھ کر محبت کرتا ہوں، یہ معنی عربی زبان کے مقولے: "امْرَأَةٌ لَبِيَّةٌ" سے ماخوذ ہے، یہ اس وقت بولا جاتا ہے جب عورت اپنے بچوں سے خوب محبت کرے، اس معنی کے مطابق کسی کو "بَنِيكَ" اسی وقت کہا جائے گا جب محبت کے ساتھ تعظیم بھی شامل ہو۔

5- تبلیغہ کے اخلاص کے معانی بھی شامل ہیں، اس معنی کے مطابق "بَنِيكَ" کا لفظ: "نَبَّ الشَّيْءَ" سے ماخوذ ہوگا، یہ لفظ کسی بھی چیز کی ملاوٹ سے پاک خالص صورت پر بولا جاتا ہے، اسی طرح عربی زبان میں "نَبَّ الرجلُ" آدمی کی عقل اور دل مراد لیتے ہوئے بھی بولتے ہیں۔

6- تلبیہ میں قربت کا معنی بھی ہے اس صوت میں یہ "الإلباب" سے ماخوذ ہوگا جو کہ قربت کے معنی میں ہے، تو مطلب یہ ہوگا کہ میں اللہ تعالیٰ کے انتہائی قریب ترین ہوتا ہوں۔

7- تلبیہ ملتِ ابراہیمی میں عقیدہ توحید کا شعار اور سلوگن ہے، یہ عقیدہ توحید ہی حج کا مقصد اور حج کی روح ہے، بلکہ صرف حج ہی نہیں تمام عبادت کی روح اور ان کا ہدف بھی عقیدہ توحید ہی ہے، چنانچہ یہی وجہ ہے کہ تلبیہ کو عبادتِ حج میں داخلے کیلئے کجی کی حیثیت حاصل ہے۔

تلبیہ میں درج ذیل امور بھی پائے جاتے ہیں :

اللہ کیلئے حمد جو کہ قرب الہی حاصل کرنے کیلئے اہم ترین مقام کی حامل ہے۔

تمام نعمتوں کا اعتراف کہ سب نعمتیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں یہی وجہ ہے کہ "النعمة" میں الف لام استغراقی ہے، یعنی تمام قسم کی نعمتیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں، اور اللہ تعالیٰ نے ہی یہ نعمتیں عطا کی ہیں۔

تلبیہ میں اس بات کا بھی اعتراف ہے کہ سارے جانوں میں بادشاہی صرف اللہ تعالیٰ کی ہے، ظاہری ملکیت کسی کی بھی ہو لیکن حقیقت میں اس کا مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

مزید کیلئے دیکھیں: "مختصر تہذیب السنن" از: ابن قیم: (339-335/2)

حاجی تلبیہ کہتے ہوئے تمام مخلوقات کو اللہ تعالیٰ کی بندگی اور نعرہ توحید لگانے میں اپنے ساتھ گنٹاتا ہوا محسوس کرتا ہے، اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (کوئی بھی مسلمان تلبیہ کہے تو اس کے دائیں بائیں حجروں اور مٹی سے بنی ہر چیز یہاں [دائیں] سے یہاں [بائیں] تک پوری زمین تلبیہ سے گونج اٹھتی ہے) ترمذی (828) ابن خزیمہ اور بیہقی نے اسے صحیح سند سے بیان کیا ہے۔

واللہ اعلم.